www.KitaboSunnat.com

مقالات

مولانا عبدالواحد اعوان گکھڑوی
ترتیب و تنقیح : ادارہ

معجزہ
کسی نبی یا رسول کے اپنے اختیار میں نہیں!

اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ اور اپنے حکم سے اپنے کسی نبی یا رسول کے ہاتھوں کسی ایسی چیز، واقعہ وغیرہ کا وقوع و ظہور کروائیں جو انسانی وہم و گمان، عقل و فکر اور قدرت و استطاعت سے باہر ہو، تو یہ معجزہ کہلاتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنے جن انبیاء و رسل (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو جو جو معجزات عطا فرمائے، وہ ان انبیاء و رسلؑ کے مخاطبین کے موافقِ حال دیے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں فال گیری اور جادوگری اپنے عروج پر تھی، تو اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو عصاء کے سانپ بن جانے اور یدِ بیضاء کے معجزات عطاء فرمائے۔ جن کا توڑ مملکتِ فرعون کے تمام ماہر جادوگر مل کر بھی نہ کر سکے اور نتیجتاً حق کے مقابلہ میں انہوں نے نہ صرف اپنی شکست تسلیم کر لی، بلکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان بھی لے آئے!

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فنِ طبابت کا بڑا شہرہ تھا۔ چنانچہ آپؑ کو معجزات بھی اسی مناسبت سے عطا ہوئے۔ مثلاً مادرزاد اندھوں کا بینا ہو جانا، کوڑھی، اور برص کے مریضوں کا شفائے عاجلہ و کاملہ پا جانا۔ حتیٰ کہ مُردوں کا جی اٹھنا، وغیرہ! ـــــ کہ ظاہر ہے، جن کی نظیر کوئی ماہر سے ماہرِ فن طبیب اور حکیم بھی پیش نہیں کر سکتا۔

حضور سیّد المرسلین، خاتم المرسلین، احمد مجتبیٰ، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعثت کے وقت چونکہ عربی زبان و ادب کی فصاحت و بلاغت کا طوطی بولتا تھا، اس لیے منجملہ دیگر معجزات کے جو سب سے بڑا اور مناسب حال معجزہ آپؐ کو عطا ہوا، وہ قرآنِ مجید تھا۔ جس نے اپنے مقابلہ میں فصحاء، وشعراء و ادبائے عرب کی گردنیں خم کر دیں۔ حتیٰ کہ قرآنِ مجید نے یہ چیلنج دیا کہ اگر تمام جن و انس مل کر بھی یہ چاہیں کہ قرآنِ مجید کی مثل کوئی ایک سورہ ہی بنا کر لے آئیں، تو وہ ایسا ہرگز ہرگز نہیں کر سکیں گے! ___ قرآنِ مجید میں یہ چیلنج باندازِ مختلف اور اختلافِ الفاظ کے ساتھ سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۳، سورۂ ہود کی آیت ۱۳، ۱۴۔ اور سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۸۸ میں مذکور ہے لیکن ابتدائے نزولِ قرآن مجید سے لے کر آج تک یہ چیلنج بحال ہے اور تا قیامت یہ چیلنج، چیلنج ہی رہے گا، کہ کوئی بھی آج تک اس کی ایک آیت کی بھی نظیر و مثل نہ لا سکا اور نہ آئندہ کبھی لا سکے گا۔

مذکورہ بالا حقائق سے، کسی بھی نبی یا رسول کے ہاتھوں ان معجزات و خوارق امور کے صدور و وقوع کی حکمت اور غرض و غایت عیاں ہے۔ یعنی لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ صاحبِ معجزہ کو بلاشبہ نصرتِ حقانی اور تائیدِ ربانی حاصل ہے۔ لہٰذا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر سچا نبی اور رسول ہے، کہ جس کی اطاعت و اتباع اگر دنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی کی دلیل ہے، تو اس کی نافرمانی و تکذیب دین و دنیا کے خسارہ کی بھی باعث ہے۔

___ یہیں سے ایک دوسری بات جو واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے، وہ یہ ہے کہ منصبِ نبوت و رسالت وہبی چیز ہے، کسبی نہیں ___ اور کسی بھی نبی یا رسول کو ملنے والے معجزات کے فاعلِ حقیقی خود اللہ رب العزت ہوتے ہیں نہ کہ خود یہ نبی اور رسول (یہی بات معجزہ کی تعریف سے بھی ظاہر و باہر ہے) ___ پھر تعجب ہے ان لوگوں پر، جو انہی معجزات کے حوالے سے حضرات انبیاء علیہم السلام کو مشکل کشا، حاجت روا، فریادرس اور متصرف الامور باور کراتے ہیں اور بطورِ دلیل ان معجزات کو پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ رب العزت کے علاوہ کسی بھی دوسری ہستی میں یہ اوصاف مان لینا شرک ہے، جو قرآنِ مجید ہی کی رُو سے ایک ناقابلِ معافی جرم ہے ___ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ___ الآیۃ!" (النسآء: ۴۸)

زیرِ نظر مقالہ لکھنے سے مقصود یہی ہے کہ ان لوگوں کی یہ غلط فہمی دور کی جائے۔ چنانچہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں ہم قرآن مجید میں سے بعض معجزات کا ذکر کرتے ہوئے یہ واضح کریں گے کہ کوئی بھی معجزہ، کسی بھی نبی یا رسول کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا! ——— إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ!

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جب شرفِ نبوت سے نوازا تو ساتھ ہی دو معجزے بھی عطا فرمائے۔ نیز عملاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کا مشاہدہ کروایا۔ درج ذیل آیاتِ قرآنی ملاحظہ ہوں:

"وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۞ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۞ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ۞ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۞ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۞ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ۞ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى" (طٰہٰ: ۱۷ تا ۲۳)

"اور اے موسیٰ، تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ کہا، یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں، اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی کئی فائدے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ موسیٰ اسے (زمین پر) ڈال دو۔ انہوں نے اسے (زمین پر) ڈال دیا تو ناگہاں وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ (اللہ نے) فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور ڈرو مت، ہم اس کو ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو، وہ بلا کسی عیب کے روشن ہو کر نکلے گا۔ (یہ) دوسری نشانی ہے۔ تاکہ ہم تمہیں اپنے نشاناتِ عظیم دکھائیں!"

سورۃ القصص میں یہی واقعات یوں مذکور ہیں:

"فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۔ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۔ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ٥ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ وَّ اضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ٥ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۔"

(القصص ۳۰ تا ۳۲)

"پس جب (موسیٰؑ) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ موسیٰؑ میں تو خدائے رب العالمین ہوں اور یہ کہ تم اپنا عصا ڈال دو۔ پس جب انہوں نے اسے دیکھا کہ وہ حرکت کر رہا ہے، گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ (ہم نے کہا کہ) موسیٰؑ آگے آؤ اور ڈرو مت، تم امن پانے والوں میں ہو۔ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے سفید نکل آئے گا۔ اور خوف دور ہونے (کی وجہ سے) اپنے بازو کو اپنی طرف سکیڑ لو۔ یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔ (ان کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (جاؤ) کہ وہ نافرمان لوگ ہیں۔"

قرآنِ مجید کے ان ہر دو مقامات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں:

۱۔ موسیٰؑ جسے آگ سمجھے وہ آگ نہ تھی —— ملاحظہ ہوں آیات ۱۰-۱۱: سورۂ طٰہٰ۔ بلکہ وہ اللہ رب العزت کے نور کی تجلّی تھی۔

۲۔ موسیٰؑ کو نہ تو پہلے سے یہ علم تھا کہ اللہ رب العزت سے عنقریب انہیں شرفِ کلام حاصل ہونے والا ہے۔ اور نہ ہی یہ احساس ہو سکا کہ یہ انہیں مقامِ نبوت پر سرفراز کرنے کی تقریب ہے —— وہ سردی میں آگ لینے کے لیے نکلے تھے تاکہ اس سے گرمی کا سامان بہم پہنچائیں، لیکن نبوت مل گئی!

۳۔ نبوت سے سرفراز ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں عصا کے سانپ بن جانے اور یدِ بیضاء کا معجزہ عطا ہوا —— لیکن عصا کو سانپ بنتے دیکھ کر ڈر گئے اور پیٹھ پھیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاگے۔ پھر اللہ رب العزت ہی نے فرمایا کہ اس سے آپ کو کوئی گزند نہ پہنچے گی۔ اس کو پکڑ لیجئے تو یہ اپنی پہلی حالت پر آجائے گا —— گویا موسیٰؑ، یہ معجزہ مل جانے کے باوجود اس کی کنہ کو نہ پا سکے، ورنہ اس سے ڈرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اللہ رب العزت نے کیوں یہ اطمینان دلایا کہ:

"اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ":

۴۔ یہ معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ رب العزت کی طرف سے بطورِ دلیلِ نبوت عطا ہوئے، تو ظاہر ہے کہ ان کے حقیقی فاعل خود اللہ رب العزت ہیں۔

قرآنِ مجید کا ہر لفظ اپنی جگہ قانونی حیثیت رکھتا ہے —— متذکرہ آیاتِ قرآنی سے جو نتائج ہم نے اخذ کیے وہ بھی بحمد اللہ درست ہیں —— چنانچہ "عیاں را چہ بیاں" کے مصداق یہ نتائج خود بول کر یہ بتلا رہے ہیں کہ ان معجزات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنا اختیار و قدرت تو کجا، آپؑ معجزہ ملنے کی کیفیت سے گزر رہے ہیں، لیکن خود ہی اس کے نتیجہ میں خوف سے دوچار بھی ہو رہے ہیں۔ جبکہ اگر یہ آپؑ کا اپنا، ذاتی کمال ہوتا تو خوف کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

آگے چلیے، آپؑ فرعون کے پاس پہنچتے ہیں اور دعوائے نبوت کرتے ہوئے اس کی دلیل کے طور پر اس معجزہ کو پیش کرتے ہیں —— فرعون بجائے اس کے کہ آپؑ کے دعوائے نبوت کو تسلیم کر کے آپؑ پر ایمان لے آتا، آپؑ کو جادوگر اور اس معجزہ کو جادو کے ایک شعبدہ سے تعبیر کرتا ہے —— چنانچہ آپؑ کے مقابلہ میں جادوگروں ہی کو اکٹھا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے کرتبوں سے آپؑ کو نیچا دکھا سکیں —— درج ذیل آیات قرآنی ملاحظہ ہوں:

"قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طٰہٰ: ۶۵ تا ۷۰)

"(جادوگروں سے مقابلہ کی ابتداء ہوئی تو جادوگر) بولے، موسیٰ تم ڈالنے میں (پہل کرو گے) یا ہم ڈالیں اور پہل کریں؟ موسیٰؑ نے کہا، نہیں تم ہی ڈالو، (جب انھوں نے چیزیں ڈالیں) تو ناگہاں ان کی رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰؑ کے خیال میں ایسے آنے لگیں کہ وہ (میدان میں اِدھر اُدھر) دوڑ رہی ہیں۔ (اس وقت) موسیٰؑ نے اپنے دل میں خوف معلوم کیا۔ ہم (اللہ رب العزت) نے کہا، خوف نہ کرو، بلاشبہ تم ہی غالب ہو۔ اور جو چیز (یعنی عصا) تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دو، کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے، اُس کو نگل جائے گا ____ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے (یہ تو) جادوگروں کے ہتھکنڈے ہیں۔ اور جادوگر جہاں جائے گا، فلاح نہیں پائے گا (القصہ یوں ہوا) تو جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم موسیٰؑ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے!"

____ اگر یہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اپنے اختیار میں ہوتا اور یہ آپؑ کا اپنا، ذاتی کمال تھا تو یہاں بھی آپؑ خوفزدہ کیوں ہوئے؟ ____ حقیقت یہ ہے کہ آپؑ کو سابقہ تجربہ کی بناء پر اس معجزہ کے بارے میں صرف یہی علم تھا کہ وہ اپنا عصا ڈالیں گے تو یہ سانپ بن جائے گا ____ اور بس! ____ لیکن اس ایک سانپ کے مقابلے میں جادوگروں کی ڈالی ہوئی لاٹھیوں اور رسیوں کی صورت میں متعدد سانپ آپؑ کو میدان میں دوڑتے ہوئے محسوس ہوئے تو آپؑ ڈر گئے ____ تفسیر ماجدی میں ہے:

"....... دوسری وجہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خوف زدہ ہونے کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میرے عصا سے بن جانے والے سانپ کو دیکھنے والے لوگ معاملہ اور مقابلہ برابر کا ہی سمجھیں گے تو حق کا غلبہ کیسے ثابت ہو گا؟"

(تفسیر ماجدی ص ۶۴۴ حاشیہ ۱۷)

چنانچہ یہ خوف اللہ رب العزت نے یہ کہہ کر دُور فرمایا کہ گھبرائیے نہیں، آپ ہی غالب رہیں گے ____ اور حق کا یہ غلبہ یوں ہو گا کہ اس عصا سے بننے والا سانپ جادوگروں کے بنائے ہوئے سوانگ کو نگل جائے گا ____ یہی ہُوا بھی! ____ ادھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادوگروں نے جو بہر حال ماہرینِ فن تھے اور جادو کی حقیقت سے آشنا، یہ محیر العقول واقعہ دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ جادو سے بڑھ کر کوئی شے ہے اور جس کا صدور صرف اللہ رب العزت کے حکم ہی سے ممکن ہے ——— پھر خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ اعجاز چونکہ صرف اسی انسان کے ہاتھوں ممکن ہے جو خدا کا سچا نبی اور رسول ہو، لہٰذا موسیٰؑ نے جو دعوائے نبوت کیا ہے، درست ہے! ——— یہی سب کچھ دیکھنے اور سوچنے کے بعد ان کے دل کی دنیا روشن ہو گئی۔ وہ فوراً اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ بجا لائے اور حضرات موسیٰؑ و ہارون علیہما السلام کی نبوت کے بھی قائل ہو گئے! ——— آج جو لوگ معجزات کو حضرات انبیاء علیہم السلام، جنھیں یہ معجزات عطا ہوئے، کے ذاتی کمالات باور کراتے ہوئے انھیں مقامِ الوہیت پر فائز کرتے نظر آتے ہیں، عجب نہیں کہ یہ لوگ اگر ان جادوگروں کی جگہ موجود ہوتے تو یہ معجزہ دیکھ کر، رب العالمین کی بجائے، حضرت موسیٰؑ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔ کہ اس عقیدہ کا تقاضا تو یہی ہے ——— فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ!

ذرا مزید آگے چلیے ——— یہ وہ وقت ہے کہ سامنے دریا ہے، پیچھے فرعونی لشکر، اور درمیان میں موسیٰؑ اور آپؑ کے ساتھی! ——— صورتِ حال انتہائی نازک ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اصحابِ موسیٰؑ بحالتِ اضطرار میں پکار اٹھتے ہیں ——— قرآن مجید کی زبان میں:

"فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ" (الشعراء: ۶۱-۶۲)

"جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں، تو موسیٰؑ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ لیے گئے۔ موسیٰؑ نے کہا، ہرگز نہیں! میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے جلد ہی (نجات کی کوئی) راہ دکھا دے گا!"

——— مقامِ غور ہے، موسیٰؑ نے اس موقع پر یہ نہیں فرمایا کہ میرے پاس میرا عصا ہے، عنقریب میں اسے دریا پر ماروں گا تو دریا خشک ہو کر راستہ مہیا کر دے گا اور تم بلا خوف و خطر دریا کے پار پہنچ جاؤ گے! ——— نہیں، بلکہ آپؑ یہ فرماتے ہیں کہ میرا رب میرے ساتھ ہے، جلد ہی وہ نجات کی کوئی سبیل مہیا کرے گا ——— چنانچہ اس معیتِ خداوندی کی بشارت آپؑ کو اس وقت، مل چکی تھی جب آپؑ کو مع اپنے بھائی ہارونؑ کے فرعون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف جانے کا حکم ملا تھا — ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ٭ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ٭ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ٭ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى" (طٰہٰ : ۴۳ تا ۴۶)

"دونوں فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکش ہو رہا ہے اور اس سے نرمی سے بات کرنا، شاید وہ غور کرے اور ڈر جائے۔ دونوں (ہارونؑ و موسیٰؑ) کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار، ہمیں خوف ہے کہ وہ ہم پر تعدی کرنے لگے یا زیادہ سرکش ہو جائے۔ (خدا تعالیٰ نے) فرمایا، ڈرو مت، میں تمہارے ساتھ ہوں، سنتا اور دیکھتا ہوں!"

چنانچہ ایک نبی کا ذاتِ باری تعالیٰ پر کامل اعتماد تھا کہ ان نازک ترین حالات میں جبکہ بہ ظاہر بچ نکلنے کے امکانات صد فی صد معدوم نظر آتے تھے، آپؑ نصرتِ خداوندی سے مایوس نہیں ہوئے — نتیجتاً نصرتِ خداوندی یوں شاملِ حال ہوئی کہ :

"فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ٭ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ٭ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ٭ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ٭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ" (الشعراء : ۶۳ تا ۶۸)

"اس وقت ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا دریا پر مارو۔ تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ (ہے) اور دوسروں کو ہم نے قریب کر دیا۔ اور موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو (تو) ہم نے بچا لیا، پھر دوسروں کو ہم نے ڈبو دیا۔ بے شک اس (قصے) میں نشانی ہے لیکن یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے!"

یہاں بھی نجات کے لیے بذریعہ وحی اشارہ ملا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف اس عصا کو دریا پر مارنے والے تھے، جب کہ اس وحی سے لے کر حضرت موسیٰؑ اور آپؑ کے ساتھیوں کے بسلامت پار اترنے اور پھر فرعونیوں کی غرقابی تک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام امور کی نسبت اللہ رب العزت نے اپنی طرف کر کے آخر میں یہ بھی فرما دیا کہ "اللہ رب العزت ہی غالب مہربان ہے!" — یوں قرآنِ مجید نے یہ واضح فرما دیا کہ اس تمام تر اعجاز کی اصل قدرت و اختیار ذاتِ خداوندی کو حاصل ہے، نہ کہ اس نبی اور رسول کو، جس کے ہاتھوں اللہ رب العزت نے اس معجزہ کا صدور کروایا ہے! ———— (جاری ہے)

شعر و ادب — جناب فضل رو پڑی

تبسم میں جھڑتے تھے پھول اللہ اللہ!

مدینہ دیارِ رسولؐ، اللہ اللہ — یہاں رحمتوں کا نزول اللہ اللہ
پیغمبرؐ تھے علم اور حکمت میں یکتا — سنہرے تھے انکے اصول اللہ اللہ
زمانے میں مشہور شیریں مقالی — تبسم میں جھڑتے تھے پھول اللہ اللہ
صحابہؓ کی کرتے تھے عقدہ کشائی — ترے برگزیدہ رسولؐ، اللہ اللہ
جسے کچھ ہو نسبت رسولِ خدا سے — وہ پھر کس لیے ہو ملول، اللہ اللہ
ہے ارضِ مقدس میں بیحد ہی آساں — تری رحمتوں کا حصول اللہ اللہ
بہ فضلِ خدا میں بھی پہنچا مدینے — دعائیں ہیں میری قبول اللہ اللہ

مدینہ ہے جنت نشاں اللہ اللہ — ہے بارانِ رحمت یہاں اللہ اللہ
وہ سردارِ پیغمبراں اللہ اللہ — ہیں آرام فرما یہاں اللہ اللہ
وہ امت کے غمخوار محبوبِ دوراں — محبت کی اک داستاں اللہ اللہ
مدینے کی گلیاں منور منور — خدا ہے یہاں مہرباں اللہ اللہ
فصاحت بلاغت سے قرآن پر ہے — نرالی ہے طرزِ بیاں اللہ اللہ
بلا کی روانی کلامِ خدا میں — یہ گویا ہے آبِ رواں اللہ اللہ
ہے نعتِ نبی میرے لب پہ ہمیشہ — مرا دل ہوا ہے جواں اللہ اللہ
یہ فضل و کرم ہے خدا ہی کا ورنہ — کہاں میں، مدینہ کہاں، اللہ اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ